منشور محمدی

منشور رسولان ہمچو تاج بخاتم — باخاتم مہر آمدہ منشور محمدی — توریت بلا تورید بخیل تجمیل — کموبان صفت میرت بر دو محمدی

مطبوعہ ۲۴ ذیحجہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۵ فبروری ۱۸۷۴ عیسوی

لا الٰہ الا اللہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — محمد رسول اللہ

اشتہار

بعد تحمید کردگار و نعت جناب رسول مختار
مشتاقان حق پسند کو بشارت ہو طالبان دین اسلام کو
اشارت ہو کہ یہ اخبار خیر خواہ انام منشور محمدی نام
عشرہ وار مہینے میں تین بار پانچوین۔ پندرہوین۔ پچیسوین
کو طلیعہ ہو کلی جلوہ اشاعت دکہاتا ہو اپنی رسائی
بیسے ایک عالم کو پسند آتا ہو چونکہ مذہبی اخبار
ہو اور مراد دنی و اعلی اسکی خواستگار لہذا قیمت قلیل مقرر
کی ہو یعنی قیمت سالانہ اسکی صرف دو روپیہ ہو
روزگار کی صعوبت سے چار روپیہ دوآنہ ہم محصول ڈاک
ہو۔ ما بعد کی کچھ شرط نہیں۔

اشتہار

امید قوی ہو کہ ناظرین خوش پسند
و معاونان دین اسلام اسکی خریداری
فرمانگے تھوڑے سے صفحہ میں بڑا مضمون
پائینگے۔

الماس

اگر کسی کو بات جن جنتر اکو تحفہ و کتابت
کرنی منظور ہو یا خیر خواہی اس رسالہ کی مد
نظر ہو یا کوئی مضمون اس پرچہ میں مندرج ہونیکے لئے
ارسال فرمانا ہو یا زر قیمت اخبار یا کچھ روپیہ بطور امداد
عنایت فرمانا ہو تو بنکے پاس بھیجا جاوے

دست ہون اور ما وفا ب اہمیں ان کے ثبوت
مین کونی قوی دلیل پیش نہین کی

جواب قوی دلیل اس خود کشی کی ایک تو مباحثہ
اکبر آباد والا جسمین دونون پادری صاحبان یعنے
پادری فنڈر صاحب مرحوم صاحب نے اقرار تحریف اناجیل کا
کیا - دوم پادری فنڈر صاحب نے شاہ روم کے سامنے
جاکر درخواست کی کہ اہل اسلام مین سے کوئی عالم میرے ساتھ
تحقیق دینی کرے اوس وقت مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب
کا آنا اور پادری صاحب کا بس سے زور دفع الوقتی کرکے اوپر
رو زرد پوش ہو جانا بڑی قوی دلیل ہے - اور یہ جو
کہا کہ حافظ صاحب تغییر و تبدیل کرنے کے ایسی بھاری
غلطیان اپنی کتاب مین درج کرتے ہین جناب من اگر حافظ
صاحب نے اسباب کو کہ جو قرائن سے صحیح و درست معلوم
ہوتی ہے لوگون سے سنکر لکھدیا ہے تو کونسی نئی بات
کی اور اس سے کیا قباحت لازم آئی کیونکہ ایسی جانب
اکثر تشنیع سے تعلق رکھتے ہین اور سب لوگ سماعی
باتون کو اپنی اپنی کتابون اور رسالون مین درج
کیا کرتے ہین بلکہ آپکے پادری فنڈر صاحب تو خود بھی
باتون کا صرف سماع یقین کرکے بغیر دیکھے بوجھے قرآن
شریف پر سب لغو اعتراض کر گئے کہ اوسمین ایسا
لکھا ہے جو غلط ہے مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے رقم
فرمایا ہے کہ پادری صاحب مذکور سے
پرسا کہ آپنے جو تحقیق منظور شدہ

سمجھ کر اسے آپنے کیون نہین لکھا اور اسکا جواب
یہ دیا کہ مین نے سنا تھا کہ خدا کے لئے کسیکو منع
کرتے نہین دیکھا - مجیب صاحب فرماتے ہین کہ کیا اس کا
یہ نتیجہ ہے کہ کل جہان مین زمانہ مسیح سے آجتک کوئی
بھی پیغمبر مسیح نہین ہے جو کہ طمع دنیاوی سے خالی ہو
جواب سے دنیاوی جہان کا تو ذکر نہین آیا صرف اپنی
دیانت کا حال لکھا ہے مجیب صاحب ناحق تحریف کرتے ہین کہ
اگر مجیب صاحب کو اس زمانہ مین کسی ایسے واعظ کا حال جو
بے تنخواہ بشوق اپنے ہاتھون کی مزدوری سے انجیل سناتا ہو
معلوم ہو تو تحریر فرماوین - آجکل مین عماد الدین صاحب
ایک مکان پر مین بھی ہین اور عیسائی صاحبان اور بھی تعینات

پر بہت ہی نازان ہین انکا حال پر یہہ کہ وہ نور مطبوعہ
۳ ستمبر مین ایک عیسائی صاحب نے اپنی سمجھ کے بموجب
لکھدیا ہی شایقین وہان سے دیکھ لین۔
پھر حافظ صاحب نے لکھا تھا کہ برخلاف آپکے دیندار لوگ
جنہون نے دیدہ و دانستہ اپنی مسلک کی تائید کے لئے توریت
و انجیل مین گھٹایا بڑہایا اسپر مجیب صاحب نے فرمائے ہین
کہ آپکے دینداروں سے اگر یہہ مراد ہے کہ سب مسیحی ایسی بے
ایمانیان کرتے تھے تو مصنف صاحب نے درست
نہین فرمایا اور اگر یہہ مراد ہے کہ بعض مصنف مسیحیون نے
ایسا کیا تو منظور ہے مگر کیا ثابت ہوا کیونکہ ہر مذہب
مین بے ایمان لوگ پائے جاتی ہین۔

جواب عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت ست وہان صاحب
دینداروں سے مراد بعض مسیحی ہین اور آپ کے مفسرین بھی یہی
کہتے ہین کہ بعض بے دینون نے تحریف کی ہے لیکن
اسلئے سے ہارن صاحب بعض دینداروں کو بھی تحریف
مقصدی کا الزام لگاتے ہین چنانچہ اپنی تفسیر کی دوسری
جلد کے صفحہ ۳۳۱ مین لکھتے ہین کہ بلاشبہ بعض خرابیان
مقصداً انہون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے انتہی
مگر انکی ذات سے اتنا بھی غنیمت ہے غرض اہل اسلام کا
دعوی کہ اناجیل مروجہ مین تحریف ہوئی مجیب صاحب تسلیم
کرتے ہین صرف اتنا فرق ہے کہ کہتے ہین کہ بے ایمان
لوگون نے گھٹایا بڑہایا۔ اور یہہ جو آپ نے اپنے
الشوپوچنے کے لئے فرمایا کہ ہر ایک مذہب مین
ایسے بے ایمان لوگ پائے جاتے ہین سو حضرت سلامت
کسی مذہب کے بے ایمان لوگ مرتکب حرام ہونے مین ایسی
کمی و زیادتی نہین کرتے یہہ خاصہ تو یہود و نصاری کو
ہی ملا ہوا ہی۔
پھر صیانت مین بحوالہ کتاب والڈ صاحب جناب محرر
صاحب مصلح دین عیسوی کا عقیدہ توریت کی نسبت لکھا
گیا تھا اسپر مجیب صاحب فرماتے ہین ہم نہین جانتے
کہ والڈ صاحب کون ہین علاوہ اسکے نام سے ہمکو کیا غرض
یہہ تو بخوبی ہمکو معلوم ہے کہ لوتھر صاحب نے کبھی ایسی واہیات
بات نہین لکھی۔

جواب پادری عماد الدین صاحب ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۵ مین لکھتے ہین۔ پس والڈ صاحب نے کہین
نہین لکھا۔ یہان سے صاف ثابت ہی کہ والڈ صاحب
عیسائیون مین معتبر آدمی ہین آپ اون کے نام سے بھی
بے خبر ہین سبحان اللہ عماد الدین صاحب نے تو صرف صحت
حوالہ پر شک کیا تھا آپ درخت جہالت پر ایسے کودی
کہ بالکل اون کے نام ہی سے انکار کرتے ہین۔ اور یہہ جو
کہا کہ انہون نے ایسا نہین لکھا ای مجیب صاحب خدا کے لئے
انصاف فرماؤ کہ جب پولوس مقدس نے توریت کی نسبت
ایسے الفاظ (جنکا کلام الہی کی نسبت استعمال کرنا
دینداروں سے بعید ہے) لکھے ہین تو جناب مصلح سے کیا عجب ہی
چنانچہ پولوس مقدس کرنتھیون کے دوسرے نامہ کی
تیسری باب کے مدرس مین فرماتے ہین۔ کہ ہم خدا کی طرف

نہین کرتے کہ جسنے اپنے چہکر پر پردہ ذلت کا کرنی شروع
اسس اشاعہ جانیوالی کی غایت تک بخوبی نہ دیکھین تبھی اینکا

مراسلہ

مدیر الاخبار صاحب مستہم منشور محمدی - جرمکہ تحیہ مسنون
جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا -
اسسے پیشتر کہ حق محو ہو باطل کے ایک فرصت
جدیدہ عین کردن - آپکے عنایت نامہ و مرحمت نامہ کا
دل سے شکر ادا کرتا ہون کہ آپنے علی التواتر تحیہ مرضیہ
منشور محمدی - کے ارسال سے مسرور کیا پس من آپکے
مطالعہ سے احتظاظ حاصل کرکے دعا کرتا ہون - کہ ضاعف
اللہ تعالے اجرکم - وبارک فیما اتیتم فیہ تسمون -
جملہ مسلمین خصوصاً آپکو مژدہ ہو باری عز اسمہ کے (جو
ذو الفضل العظیم ہے) فضل و کرم سے صاحب ارکان مجلس
احسلامی کے سعی مشکور ہوی جاتی ہے - اور دن بدن دین
متین اسلام مین ترقی چلی آتی ہے - رحمت الہی کے گھٹا
آشوب محرقہ شموسہ پس شیاطین سے مسلمین کو بچاتی ہے -
اور سوختگان کو اجولون شموس کے شعلہ محرقہ سے بتاب
پڑے تھے اب اضمحلال پاکر ہوشمین ہاتی ہے -
ناظرین منشور محمدی کے آرائی مہر انجلائی پر روشن ہے
کہ منشی خیر الدین صاحب برادر بزرگوار عماد الدین نے وہلی سے من
مستفتا دیا - اور اپنے اجاب سے ظاہر کیا کہ صاحب
یہ مذہب نصف صدی سے رائج ہے - میری سمجھ اس سے موافق
جب تک یہانی زمرہ احباب محرر خاکسار کی اہتمام سے چار مراج پریس لشکر بنگلور مین چھپا

نصائح

سکا نیکوکار بنی نوع انسان اول تو خدا کو خوش رکھنا اور خدمت اسکی مخلوق کو
تا ممکن ہو سکے دوسرے کسی قسم کی بیماری جو خلاف
اور علوم کے باعث ہو اگر تمہیں مطلق نہیں ہوتی۔
اولاد کی تعلیم و تربیت میں اصلاح مصروف رہنا چاہیے
جیسے باغبان اپنے باغ کی آراستگی اور اسکی درختون
کی آبیاری میں مشغول رہتا ہے بادشاہون کی
صحبت میں نفع و نقصان البتہ ہیں جیسے سمندر میں
غواص کو۔ خیر خواہی رعیت بادشاہ کے تمام سلطنت ہے
اور خوشنودی بادشاہ موجب آسودگی رعیت جو لوگ
زمانہ میں آب سرد اور نان گرم کے طالب ہیں وہ
سرد و گرم زمانہ سے ناواقف محض ہوتے ہیں۔
دنیا ایک عبرتسرا ہے جسمیں ہر شخص کو بصیرت کو کام
اسکی سیر کرنا چاہیئے جو شخص گوشہ غفلت، خیال کرکے
اوسکی امداد سے بیبہرہ رہتا ہے۔ زبان گنجی ہے آراستہ کی
اور دل خانہ ہے ہر اچھی بری کے گزرون کے اور زبان
کہنے کے نہیں اہل کمال کی تصدیق سے سلطنت
کو رونق ہوتی ہے اور بادشاہ مکر و تکبر کی تہمت سے بری

مسئلہ

ہے صورت کے اسباب جیسے بعض خوشنما اور خوشبو
پھر اسکو خوش و پسند رکھنا تقوی کا ہوری جنکے سبب سے
جسکا اسکے زائل کرنے کے اسباب اور انکے ساتھ
سیون مسئلہ سے بڑھکر کوئی نیکی نہیں اور سوال کرنے
سے زیادہ کوئی ذلت۔ دنیا میں تمام کا گہوارہ
دنیا والی علم و ہنر کے مشتری ہیں مگر افسوس کے لئے
کہتی ہے جو تخم کہ ان میں بو کر جاتا ہے اسکا پھل
آخر میں پاتا ہے اپنے اطفال کو تحصیل علوم کی
محنت کا چھوٹی عمر میں عادہ سرکشی کا نہیں ہوتا اور عبادت
حمد امین خیر اہل بہشت اور دعوہ نرخ کا ملاوہ بلکہ خوا
رضائی الٰہی ہو اور دعا و مناجات کیوقت دلکو غفلت کے ساتھ
ایسا لگائے رہو کہ دعا جلد قبول ہو دے اور غمزدون
کی غمخواری کرو اور قیدیون کے اپنے مال سے ضمانت دو
اور مریضون کا علاج اور غریبون کی مہمانی کرو اور بھوکون کو
کھانا کھلاؤ اور پیاسون کو پانی پلاؤ اور ماتمزدون کی
تعزیت کرو اور جس سے تمکو کبھی رنج پہنچا ہو اوسکی خطا سے
درگزر و اور دوست کو پہلے دوستی سے آزماؤ اسکے بعد
اوسکا اعتماد کرو اور وقت غصہ کے زبان کو کلام سخت
و فحش سے نگاہ رکھو اور بہترین بادشاہون سے وہ
بادشاہ ہے جسکے عہد میں بدلوگون میں نیکی کی دوات
کریمون میں بہترین بادشاہون میں وہ بادشاہ ہے جسکے عہد
میں نیک لوگون میں بدی کی ہدایت کریں اور نشان کرم
ذاتی کا بخشش بے تنگدستی کے وقت میں اور دلیل

قصیدهٔ مکمل

میزانی ہے تو وہ موجب ہمارے
سفرۂ بزم از کلاہ میہ انداختہ
از صدائی رود طنبال بنگاہ شعلہ
بر ملایک شعبدہ بر الامان انداختہ
بر سبا لیف خلاصہ زم میدان صفات
تا درانداز قدر تیر از کمان انداختہ
انتظام عدل از چون خیزان خزان
پیشتر بہ ناخن شیر خونیان انداختہ
شاہباز عشق تو از ہر شکل استد از نگ
بیضہ ہای زاغ عقل از آشیان انداختہ
سرمہ خاموشی ہر گرد سوار خامہ ام
در کمین ہای شاعران صیغت انداختہ
ای مکمل مشرب تحقیق تو تیغ و سپر
عرفی شیراز در ہندوستان انداختہ

بقیہ جواب نیاز نامہ

مین نے کہا کہ توریت ۔ خاص بنی اسرائیل کے واسطے ہے اور کسی کے واسطے نہیں اس نے جواب دیا کہ نہین خاص بنی اسرائیل کے واسطے ہے مین نے کہا اگر خاص بنی اسرائیل کے واسطے اور باقی قرین مطلق انسان ہین تو اللہ تعالی نے ہر کس و ناکس کو مار ڈالنے کا حکم دیا تو بڑا ظلم کیا کیونکہ جب توریت اون کے واسطے نازل نہین ہوی اور حضرت موسی اون کے لیے مبعوث نہین ہوے پھر کیونکر اون نے توریت کو مانا اور حضرت موسی سے

انکار کیا تو انھون نے کون سے حکم کو ولی کیا اور کیسا نافرمان کی جسکے سبب سے اوپر ایسا سخت حکم بھیجا گیا کہ بیچارون کے بال بچے تک بھی نہ بچے اسکے بعد وہ یہودی کہنے لگا کہ اون قومون نے نافرمانی کی تھی اسکی سزا نہین ملی مین نے کہا نافرمان کسے کہتے ہین کہنے لگا خدا کا حکم نہ ماننا مین نے کہا جب حضرت موسی نے اون کے واسطے نہین کی اور احکام توریت اون کے واسطے نہین ہین پھر وہ نافرمان کسطرح ہوے کونسا حکم خدا کا اونھون نے نہ مانا اور اون کے واسطے کونسا حکم تھا کہ جسکے نہ ماننے سے وہ نافرمان کہلائے احکام الہی کی کتاب تو توریت تھی تو اوسے تم کہہ چکے کہ اون کے واسطے نہین اور تورے پھر کیا احکام الہی کی سوائے توریت کے کوئی اور کتاب بھی تھی کہ جسکی نہ ماننے سے وہ نافرمان ٹھہری یہہ جواب سنکر یہودی بہت ہو گیا اور کچھہ بن پڑا پھر مین نے اہل جلسہ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ صاحبو یہہ اندھیر ہے کہ قبل مدت وقتال کے ایمان کیطرف نہ بلانا اور خدا کی غضب سے نہ ڈرانا اور جب وہ نہ مانین تو اس نافرمانی کی سزا مین اون سے جزیہ لینا یا تہ تیغ کرنا تو ظلم ٹھہرے اور اگر بلا کہے سنے اور دعوت ایمان کے پہلے سزا دے اور جزیہ لے یا قتل کرنا شروع کرے تو انصاف کہلائے اسکی مثل تو ایسی ہوی کہ ایک بادشاہ نے اپنے غلام کو واسطے تجارت کے یا اور کسی کام کی کسی ملک کو روانہ کیا اور وہ غلام وہان پہنچکر ایسا عیاشی مین پھنس گیا کہ اپنے مالک کو بالکل بھول گیا اور اپنی

مالک کے مرضی کے برخلاف چلنے لگا مالک نے یہہ حال
دریافت کرکے اپنی دوسرے تابعدار کو بھیجا اور کہدیا
کہ اوس ہمارے غلام سے کہو کہ بکلوتیری مالک نے بھیجا ہے
اور کہدیا ہے کہ جو کچھ تو کام کر رہا ہے یہہ سب اسکی مرضی کے
خلاف ہین اور وہ ان کامون سے نہایت ناراض ہے
اب تو توبہ کر اور اوسکی مرضی پر چل ورنہ اگر تو نمانے گا تو غضب
سلطانی تجھپر آئیگا اور تو مارا جائے گا اور ذلیل و خوار
ہوگا اگر اس نصیحت کے بعد وہ باز نہ آیا تو فرمان شاہی صادر
ہوا کہ اسی مارو اور خوب ذلیل و خوار بناؤ اب مین کہتا ہون
کہ عقل انسانی ہزار زبان سے اس حکم کی حسن و خوبی پر
شہادت دیتی ہے اور تہ دل سے اس بادشاہ کی عدل
و انصاف اور رحمت کے مقر ہوتی ہے اور کوئی انصاف
دشمن کہنے لگے کہ بادشاہ کا یہہ حکم دینا ظلم ہے بلکہ
انصاف یہہ ہے کہ وہ بادشاہ اپنے تابعدار کو بھیجتی اور
کہدی کہ جاتے ہی پیٹنے لگیو اور پھر نہ سینو اگرچہ وہ کیسی ہی
توبہ کرے اور کہے کہ مجھسے قصور ہوا اب معاف کرو بھلا
اس شخص کو اہل دانش و بینا منصف ہرگز نہینگے
کہ توبہ کو ظلمت بتاتا ہے اور ظلمت کو نور کہتا ہے سب صاحب
سمجھ گئے ہونگے کہ قتال محمدی مانند اول کے حکم کے ہے
اور ہمارے مقابل جو اوسکو برا کہتے ہین اوسکا حال ویسی
انصاف دشمن کا سا ہے کہ جو حکم تاتی کو اول پر رجیح دیتا ہے
بھلا ایسے متعصب لوگ کب قابل خطاب ہین اچھا ان سب
باتون کو جانے اور مانے کہ یہہ حکم جہاد مشتثنا کی

۲۰ باب مین مذکور ہے وہ خاص بنی اسرائیل کیواسطے
ہے مگر مین پوچھتا ہون کہ جو کچھ اللہ نے یہان وعید مین
بیان کئے ہین آیا بعد سرکشی بنی اسرائیل اون کا ظہور
ہوا یا نہین اور وہ لوگ مارے گئے اور قتل کئے گئے
یا نہین اگر بعد نافرمانی کے مارے نہ گئے تو خدا کا وعدہ
جھوٹا ٹھہرا اور اگر مارے گئے اور قتل ہوئے تو مدعی
حاصل یعنے جسطرح حضرت موسیٰ نے لوگون سے کہا کہ
خدا کے احکام مانو ورنہ قتل کئے جاؤ گے اور جیسا کہ
تو وہ نافرمان مقتول ہوئے اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب یہودی یہہ گفتگو سنکر
حیران ہوگیا تو نہایت طیش مین آکر کہنے لگا کہ تمہارے
یہان اگر جہاد نہوتا تو بیس آدمی بھی مسلمان نہوتے
مین نے کہا اس طیش کا مین اسوقت جواب نہین دیسکتا
مگر جسقدر تمنے کہا ہے اسقدر مین بھی کہہ سکتا ہون کہ
حضرت موسیٰ اگر اس قدر مار دھاڑ نکرتے تو ایک بھی یہودی
نہوتا اور تمہارے مقولہ کی تکذیب تو اظہر من الشمس ہے
دیکھو اس زمانے مین کہ کروڑون یہودی اور عیسائی بت پرست
مسلمان ہوتے ہین حالانکہ نہ جہاد ہے نہ قتال ہے بلکہ
بعض صاحب ایسے ہوتے ہین کہ قبل اسلام کے عیش و
عشرت کرتے تھے اور بعد اسلام کے اونکو اپنی نفس سے
سخت جہاد کرنا پڑتا ہے مگر یہہ کہین سننے مین نہین آیا
کہ کوئی یہودی ہوگیا یہہ گفتگو یہان اس لئے تمام کئے
گئے کہ اگر ہادی صاحب کے ذہن مین کبھی ہری ہوا کا

یہی جواب ہو بیہودی نے دیا ہے تو جواب الجواب ہمین لین اور
اگر اور نہین کچھ اور کلام ہے تو بیان کرین اوسے بھی دیکھا
جائیگا ایک فقرہ جہاد موسوی اور قتال محمدی مین جو پادری
صاحب نے بیان کیا تھا اوسکا حال تو معلوم ہو گیا کہ سراسر
پادری صاحب کی کج فہمی تھی اور دوسرا فرق پادری صاحب
یہہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ اور یوشع کو یہہ حکم تھا
کہ جب کافر ایمان لاوین اور توریت کو مانین تو اونکی معافی ہے
یعنی شریعت محمدیہ مین یہہ حکم ہے کہ جسوقت کوئی کافر ایمان
لاوے تو وہ شخص چھوڑ دیا جائے قتل نکیا جائے
اور شریعت موسوی مین یہہ حکم نہین بلکہ جب قتل کرین تبھی
کسیکی نہ سنین خواہ کوئی ایمان لائے یا توبہ کرے رحم
کرنا اوسپر گز جایز نہین مگر یہان بھی اصل مین پادری
صاحب کی سمجھہ مین فرق ہے حقیقت مین کچھہ فرق نہین بعد
ایمان لانیکے معاف کر دینے کی معنی یہی ہین کہ جو شریر
اپنی شرارت سے باز آئے اور اپنے کئے سے شرمائے
اور بری راہ کو ترک کرے اور خدا کی طرف پھری اوسپر خدا
رحم کریگا اور جو غضب کہ سبب شرارت کے نازل ہوا تھا
وہ ہٹیگا اور یہہ جا بجا توریت سے ثابت ہی
کہ شریر اپنی شرارت سے باز آئے تو خدا اوسپر رحمت کریگا
چنانچہ اشعیا کے ۵۵ باب ۷ پرس مین ہے شریر اپنی
راہ کو ترک کرے اپنی اندیشون سے باز آوے
وہ خداوند کیطرف پھرے کہ وہ اوسپر رحمت کریگا اور ہمارے
خدا کے طرف کہ وہ بڑی مغفرت ہے مغفرت کریگا

۳۳ باب ۱۱ ورس مین ہے تو اون سے کہہ کہ خداوند
فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم کہ مین شریر کی موت نہین
چاہتا بلکہ یہہ کہ شریر اپنی راہ سے پھرے اور جیتا رہے پھرو
تم اپنی بری راہون سے پھر تم کا ہیکو مروگے اے مرزبان
اور اسیطرح استثنا کی ۳۰ باب مین توبہ کرنے والے سے
بڑے برکتون کا وعدہ کیا ہے پس جس طرح شریعت موسوی
مین شریر سے بعد توبہ کے رحمت کا وعدہ کیا ہے اسیطرح
شریعت محمدیہ مین ہے پھر بعد ایمان لانے کے معاف کرنا
کیونکر مخالف توریت ہوا اور اگر پادری صاحب یہہ کہین کہ
خاص کنعانیون کی بارے مین یہہ حکم نہین آیا تو مین کہتا
ہون کہ یہہ ہماری مدعا کے کب مضر ہے کیونکہ جب ایک حکم
عام مذکور ہے گو اوسکا مورد خاص ہو پھر کسی خاص قوم
کیواسطے وہ حکم ہوتا فضول ہے اور اس عام حکم سے سب کا
حکم سمجھا جاتا ہے اور اگر کہین کہ کنعانیون کے واسطے
یہہ حکم نہین ہے بلکہ وہ اس حکم سے مستثنی ہین اگر کنعانی
ایمان لاتے تو بھی اونکا ایمان مقبول نہوتا تو یہہ قول
قابل توجہ ہوگا کہ وہ ثابت کردین کہ کنعانی ایمان لاتے تھے
اور اللہ تعالیٰ نے مقبول نکیا اور بعد توبہ کرنے کے بھی حکم قتل
پایا گیا علاوہ اسکے توریت سے یہہ مستنبط ہوتی ہے کہ اگر کنعانی
وغیرہ اپنی بت پرستی وغیرہ سے باز آتے تو اونکی معافی
ہو جاتی کیونکہ استثنا کی باب ۲۰ مین ہے ۱۶ لیکن ان قوموں
کی شہرون مین جنہین خداوند تیرا خدا تیری میراث کر
دیتا ہے جیتا نہ چھوڑیو ۱۷ بلکہ تو انکو حرم کیجیو حتی اور اموری

اور کنعانی اور فرزی اور حوی اور یبوسی کو جیسا کہ خدا نے
تجھ سے خدا نے تجھے حکم کیا ہے ۱۸ تاکہ وے اپنے
سارے کے کاموں کے مطابق جو اونھون نے اپنے
معبودوں کے لئے تمکو عمل کرنا سکھلائین کہ تم خداوند
اپنی خدا کی گناہ گار ہو جاؤ انتہی۔ اب اہل دانش غور
فرمائین کہ درس ۱۷ مین کنعانیون وغیرہ کے مارنے کی
علت یہہ بیان ہوے کہ تمکو خدا کی نافرمانی اور بت
پرستی نہ سکھاوین جب اون کی قتل کی یہہ علت ٹھہری
تو جسوقت یہہ علت نہ پائی جائیگی تو قتل کا بھی حکم نہ پایا
جائیگا کیونکہ ظاہر ہے کہ جب اونکی مارنیکا حکم اس لئے
تھا کہ ایمان داورون کو بہکاوین نہین تو جسوقت وہ ایمان
لے آئین گے تو غرض حاصل ہو جائیگی یعنے وہ جو بہکانے
خوف ہے وہ جاتا رہیگا تو حکم قتل اوٹھہ جائیگا اور کیونکر
نہ اوٹھہ جائے ایمان تو وہ چیز ہے کہ اوسکی بدولت تو
بڑی بڑی نعمتین اللہ کیطرف سے نازل ہوتی ہین نام
عبرانیونکا اباب ملاحظہ کیجئے دیکھئے راعوث ایک زن
فاحشہ بدکار بسبب ایمان لانیکے کیسے قتل ہونے سے بچگئی
اور یہہ بزرگی اونکی ہوی کہ حضرت مسیح کے اجداد مین داخل
ہوئین اور قطع نظر اسکے مانا ہمنے کہ کنعانیون کی توبہ
مقبول ہوتی جب بھی ہمپر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا
کیونکہ جو حکم شریعت محمدیہ مین تھا وہ ہمنے شریعت
موسوی مین ثابت کر دیا اب وہ حکم کسیطرح محل اعتراض نہا
باقی رہا اگر شریعت موسوی مین کسی قوم خاص کے بابت

اور کسی حکم خاص ہو تو ہوا کرے اس سے کچھ قباحت لازم
نہین آتی دیکھئے حضرت موسی کو چھ قومون کی بابت یہہ
حکم تھا کہ کوئی ذی نفس بال بچے تک بھی مارے جائین
اور سوائے ان چھ قوموں کے اور دن کے لئے یہہ حکم نہ تھا
کہ بال بچے عورتین ماری جائین جیسا استثنا کی ۲۰ باب
مین ہے جسکی نقل اوپر گذری اور کہین یہہ حکم تھا کہ جو شہرین
مرد کے پاس گئے ہین اونہین تو مار ڈالو اور جو نہین گئی
ہین اونہین اپنی تصرف مین لاؤ ان حکمون کے مخالفت سے
پادری صاحب کے حکم کو برا نہین کہتے پس جب ایکوقت مین
بسبب اختلاف اقوام حکم مختلف ہو گیا اور پادریصاحب کے نزدیک
کوئی حکم قابل طعن نہین پھر اگر بسبب اختلاف زمان اور
اختلاف اقوام دونون کے کسی حکم مین تفاوت ہوا تو کیا
غضب ہو گیا کیسی ناانصافی ہے کہ ایک امر جب اپنی یہان
ہو تو خدا کی حکمت اور مصلحت ٹھہری اور وہی حکم اگر دوسرے
کی یہان ہو تو خدا کی قدوسیت باطل کرے فاعتبروا
یا اولی الابصار اگر اب بھی پادریصاحب کی تسلی نہو اور
ہٹ دھرمیکی گنجایش باقی ہو تو ایک اور جواب تحقیقی
پیش کرتا ہون برائے خدا ذرا انصاف فرما کر ملاحظہ کرین
وہ یہہ کہ ہر دانشمند جانتا ہے کہ عاجز اور تائب پر رحم کرنا
اور اوسکی گناہ عفو کر دینا عین مقتضای انصاف ہے منصف
مزاج رحم دل سے یہہ امر نہین ہو سکتا کہ اگر قصوروار
اپنی قصور سے توبہ کرے اور نہایت ندامت و عاجزی سے
عفو تقصیر چاہی اور یہہ معاف نکرے پھر کیا ممکن ہے کہ وہ

خداوند کریم غفور رحیم سب مہربانون سے مہربان
زیادہ ہے اپنے بندہ پر نظر رحمت کرے اور جسوقت
بندہ اوسکے دربار مین منت و عاجزی سے پیش آئے
اور عفو تقصیر چاہی تو وہ خلاف کرے ہرگز ایسا نہین ہوسکتا
بلکہ ایسا گمان اوسکی شان مین کفر ہے پھر اگر پادری صاحب
نے جہاد موسوی اور محمدی مین یہہ فرق نکالا کہ شریعت
محمدی مین بعد توبہ کے عفو تقصیر ہوجاتی ہے اور شریعت
موسوی مین نہین ہوتی تو اسکا حاصل یہی ہوا کہ شریعت
محمدیہ مین ایک ایسا امر ہے کہ جسکی حسن پر کل انسانیکا
اتفاق ہے اور شریعت موسویہ اس حسن سے معرا ہے بلکہ
اوسمین وہ حکم ہے جو اسکی بالکل برخلاف ہے سبحان اللہ
کیا فرق نکالا ہے ایصاحب اگر فرق ہے تو یہی ہے کہ قتال
محمدی مین کچھہ خوبی بڑہی ہوی ہے کہ صفت قہاریکی ساتھہ
صفت رحیمی کی بھی رعایت چلی گئی اسکی وجہ یہہ ہے کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے
رحمۃ للعالمین فرمایا ہے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ رحمۃ
للعالمین پر ایمان لائے اور غضب الہی سے نجات پاوے
قہر تو جبہی تک تھا کہ جب تک وہ رحمت سے منکر تھا اللہ
اکبر کیا مرتبہ ہے کہ اگر مین غضب الہی مین کوئی انکا نام
مبارک لے لے اور محمد رسول اللہ کہدے اوسیوقت
رحمت الہی اوسکی محیط ہوجاوے اور وہ غضب الہی سے
بچ جاوے مگر یہہ خوبیان چشم بلاغت مین کب جچتی ہین
ہین بڑے کو تہ ایمان ہی نظر آتے ہین سچ ہے

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر

ای عزیز دشمنی تعصب کو چھوڑدو اور خدا کیلئے دو گھڑی اب بھی کچھہ
نہین گیا ہے اب اگر کوئی شخص یہہ بات کہے کہ مانا ہے کہ
یہہ حکم توریت کی مخالف نہین بلکہ موافق ہے مگر انجیل مین
نہین ہے اور توریت کے حکم تو ناپسند اور ناقص ہی
ہین ۔ چنانچہ پادری صفدر علی صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین
اور پولوس مقدس نامہ عبرانیون کے باب ۷ درس ۱۸ مین
فرماتے ہین پس اگلا حکم اس لئے کہ کمزور اور بیفائدہ ہے
بطلان پذیر ہے اور ایسی ہی نامقدس پیشوون کی ۳ باب مین
ہی پس توریت کے مطابق ہونے سے کچھہ خوبی ثابت
نہین ہوی اسکا جواب اول تو یہہ ہے کہ خدا کے حکم ناپسند
کہنا اور ناقص ٹھہرانا ہرگز ایماندار کا کام نہین اس سے بڑھکر
اور کیا بے ایمانی ہوگی کہ اوس ذات پاک خداوند کریم پر یہہ عیب
لگاتا ہے کہ اوس کے احکام ناپسند اور ناقص ہین کوئی
عقلمند یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہزارون برس تک خداوند
کریم نے اپنے بندون کو ناقص حکم دیکر عالم کو خراب کیا حاشا وکلا
ہرگز نہین جو شخص یہہ بات زبان پر لائے سزاوار ہے کہ
اوسکی زبان کاٹ ڈالی جائے تعالی اللہ عما یقولون ۔

علاوہ اسکے اوسی توریت مین لکھا ہے کہ خداوند کی توریت
کامل ہے (زبور ۱۹ درس ۷) اب جو شخص کو ناقص بتاتا ہی
ظاہر ہے کہ خدا کو جھوٹا بتاتا ہے دوسری یہہ ہے کہ ہمنے
اس حکم کی فقط مطابقت ہے بیان نہین کی بلکہ اوسکا
حسن عقلی بھی ثابت کردیا ہے پھر کوئی اسے ناقص کیونکر

یہ سکتا پادری صاحب کو اپنی توریت کو ناقص کہین
مگر اسلام کو نہین کہہ سکتے تیسری یہہ کہ اگر پادری صاحب
استدلال کے مشتاق ہین کہ انجیل سے مطابق ہونا چاہئے
تو بہت خوب مشنہ بھی ثابت کر دینگے دیکھئے یہہ امر تو سب
ہی مسلم رکھتے ہین کہ مسیح نے توریت کی تصدیق کی اور
یہہ بھی کہا کہ آسمان اور زمین ٹل جائین گے مگر توریت
کا ایک شوشہ نہ ٹلیگا بھائیو غور کرو جب حضرت مسیح فرماتے
ہین کہ توریت کا ایک شوشہ نہ ٹلیگا تو پھر جہاد کا حکم جو
توریت مین جا بجا مذکور ہے کیونکر ٹل جائیگا اور یہود کو س
متعدد تو خاص کر اس جہاد کی مدح کرتے ہین چنانچہ تا
عبرانیون کے ۱۱ باب مین فرماتے ہین ۳۲ اب مین کیا کہون
کہ جدعون اور برق اور سمسون اور یفتح اور داؤد اور
سموئیل اور نبیون کی حکایت طویل ہے اور وقت کوتاہ
۳۳ کہ اونھون نے ایمان سے مملکتون کو مسخر کیا اور
عدالتین کین اور وعدون کی ایفا تک پہونچگئی اور شیرون
کی موہنہ بند کئی ۳۴ اور آگ کی شدت کو ٹھنڈیا تلوار
کی دھار سے بچ گئے کمزوری سے قوی ہوے جنگ
مین بہادر ہوے اور غیرون کی فوجون کو ہٹا دیا
دیکھئے پولوس نے جہاد و قتال کی کیسی مدح کی جب انجیل
سے اوسکی مدح ثابت ہوی تو اوس حکم کا محکم ہونا
ثابت ہو گیا اور معلوم ہوا کہ یہہ حکم انجیل کے مخالف
نہین رہا یہہ کہکر حضرت مسیح نے اور اونکی حواریون نے
جہاد نہین کیا اسکی وجہ ظاہر ہے کیونکہ جب تک مسیح آسمان

پر اٹھا نہ گئے اوسوقت تک سب تھے ہم لوگ ایمان لائے
اور بمقتضاے ایمان لاتے تھے اونکی صف ایسا کیسا یہہ حال تھا
باوجود اسباب کے کہ مسیح نے بہت کچھ ترغیب دی اور جان
دینے کو کہا (متی ۱۶ باب ۲۴ و ۲۵) مگر کسی نے پرواہ نہ کی
برخلاف فرمان مسیح کے ایک حواری نے تو تیس روپیہ کے
لالچ سے مسیح کو پکڑوا دیا اور پطرس نے جو اعظم الحواریین تھے
دو بار مارے ڈر کے جھوٹ بولے اور جب یہودیون نے
درشتی سے پوچھا تو مارے خوف کے مسیح پر لعنت کرنے
لگے (متی ۲۶ باب) پھر جب خواصون کا یہہ حال تھا تو
پھر اور لوگون کا کیا حال ہوگا بھلا جو وقت مسیح کے تھے کہ تمام
مستقدین ایسے ضعیف الاعتقاد ہین تو پھر کیونکر وہ جہاد کا
حکم دیتے اور حواریون کی زبان مین بھی یہی عذر پاؤگے
پولوس متعدد بیشتر مخالفون کے ہاتھ سے کوڑے بھی
کھاتے رہتے اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو یہہ عذر
نہایت معقول ہے ورنہ کیا وجہ تھی کہ حضرت موسیٰ اور داؤد
کے مخالفون سے تو قتل کیا جائے اور شریروں کو سزا دیجائے
اور حواریون اور حضرت مسیح کے دشمنون کو سزا نہ دیجائے

بقیہ جواب نوٹ افشان

باقی آیندہ

پھر صاحب صیانت نے لکھا تھا کہ پادری فنڈر صاحب
نے ملک روم مین مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے شکست
کھا کر کثرت اشغال سے خودکشی کی ہے جیسا کہ اوس
طرف کے آنیوالے لوگون سے معلوم ہوا۔ مجیب صاحب
ہین کہ اوس طرف کے آنیوالے شاید حافظ صاحب کے